سوال

(220) ضمیمہ کتاب الزکوۃ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں عنائت فرمائیں:

(۱) تبلیغ کا کام کسی جگہ کے مسلمان اگر جماعت بنا کر اور اس کا ایک امیر مشوروں سے انتخاب کر کے انجام دیں تو شرعاً کیسا ہے؟

(۲) فطرہ قربانی زکوۃ وغیرہ اموال کے حساب وکتاب کا مطالبہ عوام کی طرف سے جائز ہے یا نہیں، جو سردار حساب وکتاب کے رکھنے یا اس کے سمجھانے اور پیش کرنے سے انکار کرے، تو اس کو معزول کر کے دوسرا امیر منتخب کرنے کا عوام کو حق ہے یا نہیں؟

(۳) کیا اب تک خراسانی سلسلہ موجود ہے، اگر اس نام پر کوئی مسلمانوں سے کوئی رقم مانگے تو مسلمان اس کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) تبلیغ ایک نیک کام ہے، تمام انبیاء کی سنت ہے، عام مسلمانو ںپر فرض کفایہ ہے، یہ کام انفراداً بھی کیا جا سکتا ہے، اور جماعت بنا کر بھی، جو کام جماعت کے ساتھ کیا جائے، شرعاً اس کا امیر مشورے سے منتخب کرنا ضروری ہے۔

(۲) بیت المال کا حساب وکتاب خلافت راشدہ میں رکھا جاتا تھا، جب تک آمد وخرچ کا حساب نہ رکھا جائے، انتظام اور عمدگی کے ساتھ کوئی کام انجام نہیں پا سکتا، جو شخص حساب رکھنے اور سمجھانے سے انکار کرے، اس کا معاملہ مشتبہ ہے، اور مشتبہ آدمی قوم کا سردار نہیں رہ سکتا۔

(۳) خراسان کا قیام سکھوں اور انگریزوں کے ظلم کو مٹانے کے لیے تھا، پنجاب میں نہ انگریزوں کی طاقت ہے، اور نہ سکھوں کی، جس علاقہ کو خراسان کا نام دیا جاتا ہے، وہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ہے، اور یہ دونوں مسلمانوں کے ملک ہیں، اس زمانے میں اس نام سے کوئی کچھ مانگے تو مسلمان اس کو کچھ نہ دیں۔

(حررہ محمد اسرائیل نائب صدر الدرس مدرسہ اسلامیہ عبد اللہ پور سنتھال گڑھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

محدث فتویٰ